B.A Part II urdu M.B

Dr. Shahnaz Ara
Deptt of urdu
Dr. L.K.V.D. college

خواجہ حیدر علی آتش تنہا حیات و خدمات

خواجہ حیدر علی آتش، خواجہ علی بخش کے بیٹے تھے۔ بزرگوں کا وطن بغداد تھا جو گردش معاش میں شاہ جہان آباد چلے آئیں۔ نواب شجاع الدولہ کے زمانے میں خواجہ علی بخش نے ہجرت کر کے فیض آباد میں سکونت اختیار کی۔ آتش کی ولادت بھی 1778ء میں ہوئی۔ بچپن ہی میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اس لیے آتش کی تعلیم و تربیت باقاعدہ طور پر نہ ہو سکی اور مزاج میں شوریدہ سری اور بانکپن پیدا ہو گیا۔ آتش نے فیض آباد کے نواب محمد تقی خان کی ملازمت اختیار کر لی ان کے ساتھ لکھنؤ چلے آئے نواب مذاق سخن بھی رکھتے تھے اور فن سپاہ گری کے بھی دل دادہ تھے۔ آتش بھی ان کی شاعرانہ سپاہیانہ صلاحیتوں سے متاثر ہوئے تقریباً انتیس سال کی عمر میں باقاعدہ شاعری کا آغاز ہوا۔ لکھنؤ میں علمی صحبتوں اور انشاء مصحفی کی شاعرانہ معرکہ آرائیوں کو دیکھ کر شعر و سخن کا شوق پیدا ہوا اور مصحفی کے شاگرد ہو گئے۔ لکھنؤ پہنچنے کے کچھ عرصہ بعد نواب تقی خان کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد انہوں نے کسی کی ملازمت اختیار نہیں کی۔ آتش اور ناسخ میں ادبی چشمک تھی۔ آتش اپنے ساتھ ہر وقت تلوار رکھتے تھے اور مشاعروں میں بھی لے جاتے تھے۔

آتش کو مجموعہ کبوتر پالنے کا بھی بیحد شوق تھا۔ آتش کا تعلق دبستان لکھنؤ سے تھا۔ آتش نے شاعری کو مرصع سازی کا نام دیا ہے۔ آتش نے نہایت سادہ زندگی بسر کی دربار سے تعلق پیدا نہ کیا اور نہ ہی کسی کی مدح میں کوئی قصیدہ کیا۔ قلیل آمدنی اور تنگ دستی کے باوجود خاندانی وقار کو قائم رکھا۔ آخری وقت میں بینائی جاتی رہی آتش کے شاگرد۔ رند، صبا، خلیل، نواب مرزا شوق اور پنڈت دیا شنکر نسیم ہے۔ 1846ء میں آتش کا انتقال ہوا۔ آتش کے انتقال پر رشک نے تاریخ کہی

"خواجہ حیدر علی اے وا مردند"۔

Shahnajira.